کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد اوّل

مفسر قرآن عالی جناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ رجسٹرڈ
ناظم آباد، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مُستطاب

الشّافی

کتابُ الطّہارت و کِتابُ الجنائز

ترجمہ

فروعِ کافی

جِلد اوّل

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمّد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مُترجمہ

مفسرِ قرآن عالیجناب ادیبِ اعظم مولانا السیّد ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مُصنّف دو صَد کتب

ناشر: ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
ناظم آباد ۲ کراچی

ناشر ——— ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)
بلاک نمبر ۲، سب بلاک اے رو نمبر ۵
مکان نمبر ۱۳ اے، ناظم آباد، کراچی

مطبع ——— قریشی آرٹ پریس کراچی

کتابت ——— سیّد محمد رضا زیدی

ھدیہ ——— =/165 ایک سو پینسٹھ روپے

خالد ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : تقول : «أشهد أن لا إله إلّا الله و أشهد أنّ محمّداً رسول الله اللّهمّ صلّ على محمّد عبدك ورسولك ، اللّهمّ صلّ على محمّد و آل محمّد و تقبّل شفاعته و بيّض وجهه و أكثر تبعه ، اللّهمّ اغفرلي وارحمني وتب عليّ ، اللّهمّ اغفر للّذين تابوا و اتّبعوا سبيلك وقهم عذاب الجحيم» فإن كان مؤمناً دخل فيها و إن كان ليس بمؤمن خرج منها .

٦ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ، عن الحسن بن محبوب ، عن عبدالله بن غالب ، عن ثابت أبي المقدام قال : كنت مع أبي جعفر عليه السلام فإذا بجنازة لقوم من جيرته فحضرها و كنت قريباً منه فسمعته يقول : اللّهمّ إنّك أنت خلقت هذه النفوس و أنت تميتها وأنت تحييها وأنت أعلم بسرائرها وعلانيتها منّا ومستقرّها ومستودعها ، اللّهمّ و هذا عبدك ولا أعلم منه شرّاً وأنت أعلم به ، وقد جئناك شافعين له بعد موته فإن كان مستوجباً فشفّعنا فيه و احشره مع من كان يتولّاه .

﴿باب ٥٦﴾

﴿(الصلاة على الناصب)﴾

١ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد بن عثمان ، عن الحلبيّ ، عن أبي عبدالله عليه السلام قال : لمّا مات عبدالله بن اُبيّ بن سلول حضر النبيّ صلى الله عليه وآله جنازته فقال عمر لرسول الله صلى الله عليه وآله : يارسول الله ألم ينهك الله أن تقوم على قبره ؟ فسكت ، فقال : يارسول الله ألم ينهك الله أن تقوم على قبره ؟ فقال له : ويلك ومايدريك ماقلت إنّي قلت : « اللّهمّ احش جوفه ناراً واملأ قبره ناراً وأصله ناراً »

قال أبوعبدالله عليه السلام : فأبدا من رسول الله ماكان يكره .

٢ ـ عدّة من أصحابنا ، عن سهل بن زياد ؛ وعليّ بن إبراهيم ، عن أبيه جميعاً ، عن ابن محبوب ، عن زياد بن عيسى ، عن عامر بن السمط ، عن أبي عبدالله عليه السلام أنّ رجلاً من المنافقين مات فخرج الحسين بن عليّ صلوات الله عليهما يمشي معه فلقيه مولى له ،

ربنا وادخلهم جنات عدن التی وعدتهم ومن صلح من آبائهم وازواجهم وذریاتهم انک انت العزیز الحکیم ۝ وقهم السیات ومن تق السیات یومئذ فقد رحمتہ و ذالک هو الفوز العظیم ۝۔

۲۔ فرمایا حضرت نے اگر مومن کے جنازے پر نماز پڑھو تو اس کے لئے اچھی طرح دعا کرو، اگر وہ واقفیہ فرقے کا ہو یا ضعیف الایمان ہو تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جنھوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے جہنم کے عذاب سے انھیں بچالے۔ (حسن)

۳۔ فرمایا اگر وہ ضعیف الایمان ہے تو کہو یا اللہ بخش دے ان لوگوں کو جو تائب ہوئے اور تیرے راستے پر چلے عذاب جہنم سے انھیں بچالے اور اگر اس کا حال نہیں جانتے تو کہو یا اللہ اگر یہ نیکی اور نیکی کرنے والے کو دوست رکھتا تھا تو اسے بخش دے اور رحم کر اس کی خطاؤں سے درگزر کر اور اگر یہ ضعیف الایمان ہے تو اسے بذریعہ شفاعت بخش دے نہ از روئے محبت۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرتؑ نے رحم کی دو صورتیں ہیں یا تو از روئے محبت ہوگا یا از روئے شفاعت۔ (مرسل)

۵۔ فرمایا صادق آلِ محمد نے کہو۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں رحمت نازل کر محمد و آلِ محمدؐ پر اور ان کی شفاعت کو قبول کر، اور اس کا چہرہ روشن رکھ اور اس کی پیروی کو زیادہ کر اور یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری توبہ قبول کر یا اللہ توبہ کرنے والوں اور اپنے راستہ پر چلنے والوں کو بخش دے، عذاب جہنم سے بچالے اگر مومن ہے تو اس دعا میں داخل ہوگا ورنہ خارج۔ (مرسل)

۶۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا کہ ایک جنازہ آیا، آپؑ نے شرکت کی، آپؑ نے فرمایا یا اللہ تو نے ہی ان نفوس کو پیدا کیا۔ تو ہی مارتا اور جلاتا ہے اور تو ہی ان کے باطن اور ظاہر کا جاننے والا ہے اور ان کے قرار پکڑنے اور سونپے جانے کی جگہ کا علم رکھتا ہے یا اللہ یہ تیرا بندہ ہے میں اس کی برائیوں کو نہیں جانتا تو ان کا جاننے والا ہے ہم تیری بارگاہ میں سفارش لے کر آئے ہیں اس کے مرنے کے بعد اگر یہ بخشش کا سزاوار ہے تو ہماری سفارش اس کے حق میں قبول فرما اور جن کو یہ دوست رکھتا تھا ان کے ساتھ محشور کر۔

باب ۵۶
نواصب کی نمازِ جنازہ

۱۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے جب عبداللہ ابن اُبی کا انتقال ہوا تو حضرت رسولؐ خدا اس کے جنازہ میں شریک ہوئے عمرؓ نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا آپؐ کو اللہ نے اس کی قبر پر کھڑا ہونے سے منع نہیں کیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر، تم کیا جانو میں نے کیا کہا۔ میں نے کہا ہے یا اللہ اس کے شکم کو اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اور اس کو واصلِ جہنم کر۔

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ اعتراض کرنا حضرت کو برا معلوم ہوا۔ (ض)

۳۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک منافق مرگیا۔ امام حسین علیہ السلام اس کے جنازہ کے ساتھ چلے، آپ نے اس غلام سے پوچھا تو کہاں جارہا ہے اس نے کہا، میں اس منافق کے جنازہ سے بھاگ رہا ہوں تاکہ نماز جنازہ نہ پڑھوں امام علیہ السلام نے فرمایا

تو میری داہنی طرف کھڑا ہو اور جو میں کہوں کہتا جا۔ جب میت کے ولی نے تکبیر کہی تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اکبر یا اللہ اپنے اس بندہ پر ہزار بار لعنت کر ایک ساتھ مختلف طور نہیں یا اللہ اپنے اس بندہ کو بندوں اور اپنے شہروں میں ذلیل کر اور اس کو آتش جہنم کے سپرد کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دشمنوں سے محبت کرتا تھا اور تیرے دوستوں کا دشمن تھا۔ اور اہلبیتؑ نبی سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۴۔ فرمایا حضرت نے اگر منکر حق ہو تو کہو۔ اے خدا اس کے شکم کو اور قبر کو آگ سے بھر دے اور اس پر سانپ اور بچھو مسلط کر، ایسا ہی کہا تھا امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک بنی امیہ کی بدعورت کے لئے کہ میرے والد نے جب اس کی نماز پڑھی تو یہی کلمات کہے اور یہ بھی فرمایا کہ شیطان کو اس کا ساتھی قرار دے، محمد بن مسلم نے پوچھا کہ قبر میں سانپ اور بچھو کے ہونے سے کیا فائدہ فرمایا سانپ اس کو ڈسیں گے اور بچھو اسے کاٹیں گے، میں نے کہا کیا وہ تکلیف محسوس کریں گے، فرمایا شدید تکلیف راوی کہتا ہے کہ حضرت نے فرمایا

۵۔ یا اللہ اپنے اس بندہ کو اپنے شہروں اور بندوں میں ذلیل کر اور داخل جہنم کر اور سخت عذاب کا مزہ چکھا کیونکہ یہ تیرے دوستوں کا دشمن اور تیرے دشمنوں کا دوست تھا اور تیرے نبیؐ کے اہلبیت سے بغض رکھتا تھا۔ (حسن)

۶۔ فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی امیہ کی ایک عورت مرگئی لوگ جمع ہوگئے، جب نماز پڑھ چکے اور جنازہ کندھوں پر اٹھایا تو حضرت نے فرمایا۔ اللہ اسے پست کر بلند نہ کر اور اسے متحرک نہ کر یہ اللہ کا دشمن ہے راوی کہتا ہے اس کے بعد اتنا میں نے اور سنا اور ہمارا دشمن ہے۔ (مرسل)

باب ۵

دوسرے جنازہ پر نماز

۱۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے ان لوگوں کے متعلق پوچھا جو ایک جنازہ پر ایک یا دو تکبیر کہہ چکے ہیں کہ دوسرا جنازہ رکھا گیا تو اب کیا صورت نماز ہوگی۔ فرمایا اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کو ترک کرکے شروع سے تکبیریں کہیں اور اگر چاہیں تو پہلی تکبیروں کے ساتھ باقی تکبیروں کو پورا کریں اس میں کوئی حرج نہیں۔ (ص)